اِنَّ الفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ۔ عہ
ششماہی۔ ۸ عہ
سہ ماہی۔ ۱۲/ ۴ ؁
بیرون ہند سالانہ عہ

تار کا پتہ
الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵ ۸

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت
ایک آنہ

جلد ۲۷ | ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۸ مئی ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ مئی ۱۹۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت حرارت اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اسہال وضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو خدا کے فضل سے اب صحت ہے۔ البتہ کسی قدر کھانسی کی شکایت ہے۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### مہاجرین اور انصار کی عامۃ الناس پر فضیلت

دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے بعض کا نام سابقین مہاجرین اور انصار رکھا ہے۔ اور ان کو رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ میں داخل کیا ہے۔ یہ وہ لوگ تھے۔ جو سب سے پہلے ایمان لائے۔ اور جو بعد میں ایمان لائے ان کا نام صرف ناس رکھا ہے۔ جیسے فرمایا۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ یہ لوگ جو اسلام میں داخل ہوئے۔ اگرچہ وہ مسلمان تھے۔ مگر ان کو مراتب نہیں ملے۔ جو پہلے لوگوں کو دیئے گئے۔ اور پھر مہاجرین کی عزت سب سے زیادہ تھی۔ کیونکہ وہ لوگ اس وقت ایمان لائے۔ جب ان کو کچھ معلوم نہ تھا۔ کہ کامیابی ہوگی۔ یا نہیں۔ بلکہ ہر طرف سے مصائب اور مشکلات کا ایک طوفان آیا ہوا تھا۔ اور کفر کا ایک دریا بہتا تھا۔ خاص مکہ میں مخالفت کی آگ بھڑک رہی تھی۔ اور مسلمان ہونے والوں کو سخت اذیتیں اور تکلیفیں دی جاتی تھیں۔ مگر انہوں نے ایسے وقت میں قبول کیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بڑی بڑی تعریفیں کیں۔ اور بڑے بڑے انعامات اور فضلوں کا وارث ان کو بنایا۔ پس ہر ایک کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو اس بات کا انتظار کرتا ہے۔ کہ فلاں وقت آئے گا۔ اور انکشاف ہوگا۔ تو مان لیں گے۔ وہ کسی ثواب کی امید نہ رکھیں۔ ایسا تو ضرور ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ سب حجاب دُور کر دے گا۔ اور اس معاملہ کو آفتاب کی طرح کھول کر دکھا دیگا مگر اس وقت ماننے والوں کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ پیغمبروں کو ماننے والوں میں ثواب اوّلوں کو سب سے بڑھ کر ملا ہے۔ اور انکشاف کا زمانہ تو ضرور آتا ہے۔ لیکن آخران کا نام ناس ہی ہوتا ہے . . . . . جس نے اول زمانہ میں نہیں پایا۔ اس کی کوئی قابلیت اور خوبی نہیں۔ لیکن جب خدا نے کھول دیا۔ اس وقت تو پتھر اور درخت بھی بولتے ہیں۔ زیادہ قابل قدر وُہ شخص ہے جو اوّل قبول کرتا ہے۔ جیسے حضرت ابو بکرؓ نے قبول کیا۔ آپ نے کوئی معجزہ نہیں مانگا۔ اور آپ کے مونہہ سے ابھی نہیں سُنا تھا۔ کہ ایمان لے آئے۔ لکھا ہے۔ کہ حضرت ابو بکرؓ اپنی تجارت پر گئے ہُوئے تھے۔ اور جب سفر سے واپس آئے۔ تو ابھی مکہ میں نہیں پہونچے تھے۔ کہ راستہ میں کوئی ایک شخص آپ کو ملا۔ اور اس سے مکہ کے حالات پوچھے اس نے کہا۔ کہ اور تو کوئی تازہ خبر نہیں۔ سب سے بڑھ کر تازہ خبر یہی ہے۔ کہ تمہارے دوست نے نبوۃ کا دعوےٰ کیا ہے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے یہ سنکر کہا۔ کہ اگر اُس نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے۔ تو وہ سچا ہے۔" (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء)

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رویا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ریل گاڑی جیسی گاڑی

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

میں کل ۱۵ ارسی گاڑی ریل کار کو دیکھنے سٹیشن پر گیا۔ جس نے پہلی مرتبہ قادیان کی لائن پر چلنا تھا۔ اور بٹالہ تک آمد و رفت کا سفر اس پر کیا۔ اس گاڑی کی بابت کئی تفاصیل اخبارات میں آ چکی ہیں۔ مگر میرے نزدیک دو امور اور قابل توجہ ہیں۔

(۱) اول یہ کہ اترنے چڑھنے کا پائدان جو دروازہ پر لگا ہے اس کی سیڑھیاں تین چار اپنچ سے زیادہ چوڑی نہیں۔ اور ذرا سی بے احتیاطی سے سواری کا زمین پر آ پڑنا بالکل ممکن ہے۔ پس حادثات کو روکنے کے لئے گاڑی پر چڑھنے اور اس سے اترنے کی سیڑھی چوڑی اور باہر کی طرف نکلی ہوئی ہونی چاہئے۔ تاکہ کوئی مسافر گر نہ پڑے۔

(۲) دوسرا نقص یہ ہے کہ پاخانہ گاڑی کے عین وسط میں ایسی جگہ واقع ہے جہاں چاروں طرف مردانہ سواریاں بیٹھتی ہیں۔ عورتوں کا اپنے خانہ سے اٹھ کر مردوں کے جمگھٹے کے اندر رفع حاجت کے لئے آنا بہت نامناسب اور تکلیف دہ امر ہے۔ پاخانہ کو موجودہ جگہ سے ہٹا کر مردانہ اور زنانہ حصہ کے مابین کر دینا چاہیئے۔

اس کے علاوہ ایک نقص یہ بھی ہے۔ کہ ریل گاڑی کی نسبت اس ریل کار میں شور بہت زیادہ ہے۔ اس قدر زیادہ کہ بیمار انسان تو اس میں کوئی لمبا سفر نہیں کر سکتا۔ کار میں اگرچہ عورتوں کے لئے کوئی مخصوص جگہ نہیں۔ مگر گاڑی کے ہر دو اطراف میں کچھ سیٹیں ایسی ہیں جن کے آگے لکڑی کا پردہ لگا ہوا ہے۔ یہ دونوں حصے عورتوں کے لئے بہت اچھے ہیں۔ بشرطیکہ ان میں سے کسی ایک حصہ کو عورتوں کے لئے "مخصوص" کر دیا جائے۔ مخصوص نہ ہونے کی وجہ سے اب مرد بھی ان میں بیٹھ جاتے ہیں۔

کل جب ریل کار روانہ ہوئی تو میں نے دیکھا۔ کہ ہمارے ایک طرف محلہ دارالسعۃ ہے اور دوسری طرف محلہ دارالفضل گویا ہم قادیان کے اندر ہی سیر کر رہے ہیں اور طرفہ یہ کہ جس گاڑی میں ہم بیٹھے تھے وہ نہ ریل تھی نہ موٹر کار۔ ہاں وہ ریل کے مشابہ ضرور تھی۔ اس صورت میں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ رویا یاد آیا۔ جو حضور نے ۱۹۰۵ء میں دیکھا تھا یعنی۔ رویا میں دیکھا کہ میں قادیان کے بازار میں ہوں اور ایک **گاڑی پر سوار ہوں جیسے ریل گاڑی ہوتی ہے۔** ......"

پس اس ریل گاڑی جیسی گاڑی میں سوار ہو کر قادیان کے دو محلوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے میں نے ۳۴ سال پہلے کے ایک خدائی کلام کو پورے ہوتے دیکھا۔ اور اپنے ایمان کو تازہ کیا۔ فالحمدللہ

# ہر جماعت میں ۵ مئی کا خطبہ ۱۹ مئی کو جمعہ کے دن سنایا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ مئی ۱۹۳۹ء ۱۲ مئی کو شائع ہوا۔ جو اکثر جماعتوں میں گزشتہ جمعہ کے دن نہیں پہنچ سکا۔ اب چونکہ تمام جماعتوں میں یہ خطبہ پہنچ چکا ہے اسلئے ہر جماعت میں ۱۹ مئی کو جمعہ کے دن یہی خطبہ سنایا جائے۔ نیز ہر جماعت کے سیکرٹری مال تحریک جدید کا فرض ہے۔ کہ وہ صرف خطبہ کے سنانے کو کافی نہ سمجھے بلکہ ہر ایک وعدہ کرنے والے سے دریافت کیا جائے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کی رقم کب تک ادا کرے گا۔ اور ادائیگی کا جو وعدہ ہو وہ کارکن احباب نوٹ فرمالیں اور اس کے مطابق عمل درآمد کریں۔

تحریک خواہ کتنی ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو جب تک اس کے متعلق عملاً کام نہ کیا جائے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ پس کارکنان کو خطبہ سنانے کے بعد سرگرمی اور کوشش سے کام شروع کرنا چاہیئے۔ تاوہ اپنے وعدے وقت کے اندر سو فیصدی پورے کر سکیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

# جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گزارش

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کے مطابق تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے غیر احمدی دوستوں کے طبقہ میں اخبارات جاری کرنے کی تجویز ہے۔ جس سے امید واثق ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سعید الفطرت اصحاب کی طبائع میں نمایاں تبدیلی ہوگی۔ لیکن اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کے تعاون کی ضرورت ہے امید ہے احباب خلوص دل سے مدد فرمائیں گے۔ اور مندرجہ ذیل قسم کے ایڈریس کی لسٹ بہت جلد زیادہ سے زیادہ سات دن تک) ارسال فرمائیں گے۔

(۱) معزز غیر احمدی اصحاب جن کے متعلق یقین ہو کہ اخبار سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کریں گے۔ اور دوسروں کو بھی اس سے مستفید ہونے کا موقع دیں گے۔ اس امر کو ملحوظ رکھا جائے۔ کہ پتہ جات کی لسٹ علاقہ کے چیدہ چیدہ مقامات پر مشتمل ہو۔ تاکہ تبلیغ سارے علاقہ میں پھیل سکے۔

(۲) ایسی لائبریریاں جہاں لوگ کثرت سے مطالعہ کے لئے جاتے ہوں۔

(۳) سکولوں اور کالجوں کی لائبریریاں جہاں لڑکوں کے مطالعہ کیلئے ریڈنگ روم بھی ہوں

(ضروری نوٹ) ہندوستان کے صوبہ جات میں جہاں جہاں اردو زبان بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ وہاں کے دوست بھی ان امور کی اطلاع بہت جلد بھجوائیں۔ انچارج تحریک جدید

# دعوت عامہ

## جماعت احمدیہ جاوا کا قابل تعریف اخلاص

مولوی عبدالواحد صاحب گاروت ملک جاوا سے لکھتے ہیں کہ جنوری کے آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ بعنوان "ہر احمدی نئے احمدی بنانے کا وعدہ کرے" گاروت پہنچا۔ اسکو پڑھ کر احباب جماعت میں خطبہ جمعہ اور اتوار کی رات کو تبلیغی مجلس میں تحریک کی گئی۔ احباب نے نہایت مسرت و انبساط سے اس تحریک کو قبول کیا۔ اور فروری ۱۹۳۹ء سے نہایت تندہی اور اخلاص سے کام شروع کیا۔ جسکا نتیجہ بہت ہی اچھا نکل رہا ہے۔ اس وقت تک ۵۴ احباب نے نئے احمدی بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ ہر ایک نے کم از کم ایک کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن ممکن ہے ایک سے زیادہ بنانے کی انکو خدا تعالیٰ توفیق دیدے۔ چنانچہ ان وعدہ کرنیوالوں میں سے تین نے تو سات سات نئے احمدی بنائے ہیں۔ انکو دیکھ کر باقیوں میں بھی جوش پیدا ہو گیا ہے۔ اور وہ جلد سے جلد اپنے وعدوں کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی سعی کو قبول کرکے اچھے سے اچھے ثمرات پیدا کرے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ربیع الاول ۱۹۳۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حکومتِ برطانیہ اور ترکیہ کا تازہ معاہدہ

حکومتِ برطانیہ اور ترکیہ کے درمیان حال ہی میں جو فوجی معاہدہ ہوا ہے۔ اور جس کے شرائط خلاصۃً اخبارات میں آچکے ہیں۔ اس نے سیاسیاتِ یورپ پر بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔ اسے نعمتِ غیر مترقبہ سمجھ کر جہاں انگلستان میں گھی کے چراغ جلائے گئے۔ فرانس میں خوشیاں منائی گئیں۔ اور ترکی میں خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ وہاں جرمنی اور اٹلی میں غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ہے اور ساتھ ہی ان دونوں ممالک کے مختارِ کل ہر ہٹلر اور سائینور مسولینی کی آتش غیظ و غضب پر بھی کسی قدر اوس پڑ گئی ہے۔ یعنی ان کی درشتی اور سختی میں کمی محسوس ہوتی ہے۔

پھر ان ممالک کے علاوہ جن پر اس معاہدہ کا اثر براہ راست پڑتا ہے۔ دیگر ممالک میں بھی اسے اطمینان اور تسلی کا موجب سمجھا گیا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر امن پسند انسان کی یہ خواہش ہے۔ کہ یہ معاہدہ جس کی وجہ سے دُنیا کے امن و امان کے برباد ہونے اور تباہی و ہلاکت کے پھیل جانے کا خطرہ کسی قدر کم ہوا ہے۔ ضرور کامیاب ہو۔ اور فریقین نہ صرف اس کے موجودہ شرائط پر نیک نیتی اور صدق دلی کے ساتھ کاربند رہیں۔ بلکہ ان میں ایسے شرائط کا اضافہ کر سکیں۔ جو ان کے اتحاد اور مودت کو اور زیادہ مؤثر و دیرپا بنا سکے۔

کہا گیا ہے۔ کہ ترکی اور برطانیہ کا یہ معاہدۂ اتحاد تاریخی روایات کے خلاف ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ گزشتہ واقعات سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کیونکہ باوجود اس کے کہ حکومت برطانیہ میں بسنے والے مسلمانوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے۔ کہ اس قدر کسی اسلامی حکومت میں بھی نہیں ہے۔ اور یہ بھی ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ ان مسلمانوں کو دیگر اسلامی ممالک سے عموماً اور حکومتِ ترکی سے خصوصاً بہت ہمدردی اور محبت ہے۔ برطانیہ کی پالیسی ترکی کے خلاف رہی ہے۔ اور گزشتہ جنگ عظیم کے دوران میں تو یہ مخالفت انتہا کو پہونچ گئی تھی۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ ترکی کو اس جنگ میں جرمنی کا ساتھ دینے کی وجہ سے جس قدر نقصان پہونچا۔ وہ زیادہ تر حکومت برطانیہ کی حکمت عملی کے نتیجہ میں ہی پہونچا۔ اور کسی انسانی دماغ میں یہ خیال تک نہیں آسکتا تھا۔ کہ ترکی اور انگلستان آپس میں دوستی اور رفاقت کے تعلقات قائم کر سکتے ہیں۔ لیکن زمانہ کے انقلابات میں ناممکنات کو ممکنات بنا دینے کی جو خاصیت ہے۔ وہ اس بارے میں بھی ظہور پذیر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ اور وہ وقت آگیا۔ جب برطانیہ اور ترکی کو پہلو بہ پہلو کھڑے ہونے کی ضرورت پیش آگئی۔ اس ضرورت کی تشریح کرتے ہوئے مجلس ملّیہ کبیر (ترکی پارلیمنٹ) کے ایک سرکردہ ممبر فتحی اوکیار نے جو کسی زمانہ میں ترکی کے سفیر متعینہ لنڈن تھے۔ ترکی پارلیمنٹ میں کہا:۔

ایک ملک کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر دُنیا کے نقشے سے محو کر دیا گیا ہے۔ اور رومانیہ کو ایک قسم کا الٹی میٹم مل چکا ہے۔ البانیہ کی خود مختاری اٹلی نے چھین لی ہے۔ ترکی کے قریبی جزیروں پر اٹلی کا قبضہ ہے۔ اور وہ وہاں سامان جنگ اور فوجیں جمع کر رہا ہے۔ ان حالات نے ترکی کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ قیام امن کے لئے جدوجہد کرے۔ وزیر اعظم ترکی نے یہ اعتراف کرتے ہوئے۔ کہ انگلستان کا مقصدِ وحید یہ ہے۔ کہ دُنیا کو ہولناک جنگ کے تباہ کُن نتائج سے محفوظ رکھا جائے کہا مجلس ملّیہ ترکیہ نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ جو طاقتیں قیامِ امن کے لئے بے قرار ہیں۔ ان کے ساتھ اشتراک عمل کیا جائے۔ اور ان کے دوش بدوش مشترکہ دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے۔ آخر تمام ایوان نے متفقہ طور پر جوش و خروش کے ساتھ اس عہد نامہ کی تصدیق کر دی۔ اس کی اطلاع جب انگلستان میں پہونچی۔ تو برطانوی پارلیمنٹ کے ممبروں نے بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ اور برطانوی پریس نے ترکوں کے رویہ کی بے حد تعریف کی۔

تمام حالات اور واقعات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ دونوں حکومتوں نے دوراندیشی۔ اور عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اور آنے والے خطرات کو روکنے کے لئے یا پھر مردانہ وار ان کا مقابلہ کرنے کے لئے قابل تعریف اقدام کیا ہے۔ علاوہ ازیں انگلستان نے ترکی کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کر کے تمام ان مسلمانوں کی ہمدردی بھی اپنی طرف مائل کر لی ہے۔ جو اس کی حکومت میں بستے ہیں اور جن کے قلوب میں حکومت ترکی کی خیر خواہی۔ اور محبت جاگزین ہے اور جو چاہتے ہیں۔ حکومت ترکی پر کسی قسم کی آنچ نہ آئے۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے ترکی کے لئے خصوصاً اور تمام دیگر مسلمان حکومتوں کے متعلق عموماً ہمیشہ کھلے طور پر اپنے جذبات محبت و الفت کا اظہار کیا۔ اور جہاں تک ان کے لئے ممکن تھا۔ عملی طور پر بھی قربانیاں کی ہیں۔ اب بھی فلسطین کے مسلمانوں کی مشکلات اور تکالیف کو دُور کرنے کے لئے وہ جدوجہد کر رہے ہیں۔ حکومت ترکی اگر اس موقعہ پر جبکہ حکومت انگلستان اس کی طرف محبت اور دوستی کا ہاتھ بڑھانے کے لئے مجبور ہو گئی۔ اور اس دوستی کو نہایت قیمتی اور ضروری سمجھ رہی ہے۔ اپنی مسلمہ شرافت سے کام لیتی ہوئی مسلمانوں کی کسی ایسی شکایت کے اندفاع کی کوشش نہیں کر سکی۔ جس کا تعلق حکومتِ برطانیہ سے ہے۔ اور جسے برطانیہ نہایت آسانی کے ساتھ دور کر سکتا ہے۔ تو خود برطانیہ کا فرض ہے۔ کہ اس کا ازالہ کر کے عالم اسلامی کے رنج اور صدمہ کو دُور کر دے۔ اور اس نازک دَور میں ان کی حقیقی ہمدردی اور خیر خواہی حاصل کرے۔ اس وقت فلسطین کے حالات اور واقعات نے حکومتِ برطانیہ میں بسنے والے مسلمانوں کو سخت بے چین اور مضطرب کر رکھا ہے اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مسلمانانِ فلسطین کے ساتھ صریح ناانصافی کی جا رہی ہے اب اگر بدلے ہوئے حالات میں حکومتِ برطانیہ فلسطین کے متعلق مسلمانوں کو مطمئن کر دے۔ تو وہ ایک ایسی قوم کو اپنا پورا خیر خواہ اور مددگار بنانے میں کامیاب ہو جائے گی جس کی خیر خواہی کا وہ نہایت نازک مواقع پر تجربہ کر چکی ہے اور جس کے دل میں ترکی اور برطانیہ کے تازہ معاہدہ نے محبت کا خاص جذبہ پیدا کر دیا ہے۔

(328)



# قرآن کریم کی آیات میں ربط کی ایک مثال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی آیات کے درمیان بلحاظ سیاق و سباق ربط ہے اور ضرور ہے لیکن بعض متقدمین اور متاخرین وجوہ ربط کو نہ جاننے سے ربط آیات کے قائل نہیں پائے جاتے۔ مثلاً سورۃ قیامت کی آیت لا تحرک به لسانک لتعجل به کے متعلق بھی سوال اٹھایا گیا ہے۔ کہ اس آیت کا آیات ماقبل سے ربط معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ پہلی آیات میں آثار اور علامات قیامت کا ذکر ہے۔ اور آیت لا تحرک به لسانک میں وحی کا ذکر شروع کر دیا گیا ہے تو ربط کیسے ہوا۔ اس کے جواب میں ایک توجیہ آیت موصوفہ کے ربط کے متعلق حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے بیان فرمائی ہے۔ جو "الفضل" ۹ مارچ ۱۹۳۹ء میں شائع ہو چکی ہے۔ کہ قیامت کے دن ہر ایک انسان حساب کے وقت اپنے بچاؤ کی غرض سے عذرات تراش کر پیش کرے گا۔ جو حقیقت اور حقیقت کے خلاف ہوں گے۔ اس پر اسے فرمایا جائے گا۔ لا تحرک به لسانک لتعجل به کہ عذرات گھڑنے کے لئے زبان کی تیزی مت دکھاؤ کہ تمہارے سب اعمال ہمارے اہتمام کے ماتحت محفوظ کر لئے گئے ہمارے پاس جمع ہیں۔ اور اب ہم ہی انہیں پڑھ کر سنائیں گے۔ اور یہ توجیہ بھی وجہ ربط کے متعلق اپنے اندر معقولیت رکھتی ہے۔ لیکن علاوہ اس کے وجہ ربط ایک اور پہلو سے بھی پائی جاتی ہے جو حسب ذیل ہے۔

## ربط کا دوسرا پہلو

دوسری وجہ ربط حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشان صداقت کے لحاظ سے ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم میں چاند اور سورج کے گہن کا نشان جو ۱۳۱۱ھ کے رمضان شریف میں ظاہر ہوا تھا۔ اور جو مہدی آخر الزمان کی علامات ظہور و صداقت سے قرار دیا گیا۔ اسے سورۃ قیامت کی آیت خسف القمر وجمع الشمس والقمر کا مصداق قرار دیا ہے۔ جو علامات قرب قیامت کے متعلق پیشگوئی کے طور پر ذکر کی گئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چونکہ سورۃ قیامت کی آیت موصوفہ یعنی جمع الشمس والقمر کو اپنے دعوے کی تصدیق میں بطور نشان پیش فرمایا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ سورۃ قیامت میں آیت جمع الشمس والقمر حضرت مسیح موعود و امام مہدی آخر زمان کے متعلق بطور پیشگوئی کے ذکر کی گئی ہے اور دارقطنی کی روایت جو ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموٰت والارض ینخسف القمر لاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه کے الفاظ میں ہے اور محدث امام دارقطنی نے اسے بسلسلہ احادیث مربوط فرما کر اسے حدیث نبوی کی حیثیت میں پیش فرمایا ہے۔ درحقیقت یہ حدیث آیت جمع الشمس والقمر کی تفسیر ہے۔ اور الہامی تفسیر ہے۔ الہامی اس لئے کہ حدیث مذکور میں کئی پیشگوئیاں ہیں جو مغیبات اور امور غیبیہ پر مشتمل ہیں۔ اور امور غیبیہ کا فہم عقول بشریہ کے ادراک اور فہم سے بالا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے جو بحکم فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول اپنا زبردست غیب بصورت غلبہ اور کثرت صرف اپنے رسولوں پر ظاہر فرماتا ہے۔ پس اس لئے دارقطنی کی روایت کو ایک طرف اللہ تعالیٰ کے علم غیب سے تعلق ہے اور دوسری طرف اظہار غیب جو رسولوں سے مختص فرمایا گیا ہے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا کے رسول ہیں تعلق ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دارقطنی کی روایت درحقیقت آیت جمع الشمس والقمر کی الہامی تفسیر ہے۔ ورنہ جمع الشمس والقمر کے متعلق کسی علم اور عقل کے رو سے دارقطنی کی روایت کے خصوصیات غیبیہ کو معلوم کرنا محالات تھا۔ سورج اور چاند کے جمع کے متعلق سوال پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ یہ جمع ہونا کس کے لئے ہوگا۔ کس غرض کے لئے ہوگا اس کی کیفیت وقوع کیا ہوگی۔ اور اس کی ہیئت وقوع کس طرح ہوگی۔ اس کے وقوع کا مہینہ کیا ہوگا۔ اور وقوع کی تاریخیں کونسی ہونگی۔

اب ان سوالات کا جواب الشمس اور القمر کے الف و لام سے معلوم نہیں ہو سکتا۔ خواہ اسے یعنی الف و لام کو تعریف کا قرار دیں۔ خواہ عہد ذہنی اور خارجی کا خواہ تخصیص کے معنوں میں لیں۔ خواہ تعمیم کے معنوں میں اسے سمجھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو امی محض تھے ان کو تو ان مصطلحات کا بھی علم نہ تھا۔ بلکہ یہ مصطلحات بھی بعد میں بنائی گئیں۔ پس حدیث دارقطنی میں ان سب باتوں کا جواب جو امور غیبیہ سے تعلق رکھتی ہیں بجز خدا تعالیٰ کے الہام اور اعلام کے ناممکنات اور محالات سے تھا۔ اس روایت کو ان کے حرف سے بیان کیا گیا ہے۔ جو بغرض اظہار وثوق اور یقین ہے۔ اور امور مستقبلہ غیبیہ کے متعلق یہ اظہار وثوق کہ ان کا ظہور اور وقوع یقینی امر ہے۔ بجز اللہ تعالیٰ کے کلام اور وحی یقینی کے ناممکن ہے اور چونکہ قرآن کریم کی وحی اپنی خصوصیات موثقہ اور کلمات صادقہ واثقہ کے لحاظ سے یقینی ہے۔ اور آیت خسف القمر وجمع الشمس والقمر جو قرآن کریم کی سورۃ قیامت کی وحی کا ٹکڑا ہے۔ اور بطور پیشگوئی ہے اس کے یقینی الوقوع ہونے کے لحاظ سے ضروری تھا کہ اس آیت کی الہامی تفسیر جو دارقطنی کی روایت کے الفاظ میں بیان کی گئی۔ اسے حرف ان سے شروع کیا جاتا۔ اور بغرض اظہار وثوق اس روایت کے متعلق جو وہم ہو سکتا تھا کہ شاید یہ یقینی نہ ہو ان کے حرف تحقیق کو لا کر اس وہم کو دور کر دیا گیا۔

پھر خسوف و کسوف دو نشان قرار دینا اور پھر مہدی موعود کی تصدیق کی غرض سے ان کو نشان قرار دینا اور کیفیت وقوع کے لحاظ سے یہ اظہار کرنا کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں۔ بجز مہدی موعود کے اور کسی کے لئے اس کا ظہور نہیں پایا گیا۔ اور ہیئت وقوع کے لحاظ سے خسوف و کسوف کی ہیئت میں اظہار کرنا اور مہینے کے لحاظ سے رمضان مبارک کا مہینہ ذکر کرنا اور تاریخوں کے لحاظ سے چاند کے خسوف کے لئے تیرھویں رمضان کی مقرر کرنا جو چاند کے خسوف کی تاریخوں سے جو ۱۳-۱۴-۱۵ مقرر ہیں۔ ان میں سے پہلی ہے۔ اور سورج کے کسوف کے لئے اس کی مقررہ تاریخوں۔ جو ۲۷، ۲۸، ۲۹ ہیں ۲۸ کو ظاہر کرنا اور اس طرح سے ان سب سوالات کا جواب جو غیبی امور سے تعلق رکھتا تھا وضاحت کے ساتھ بیان کر دینا واقعی اسے الہامی تفسیر سے مختص قرار دے رہا ہے۔

اب اس کے بعد ربط کا پہلو بلحاظ سیاق و سباق آیات جو لا تحرک به لسانک لتعجل به سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ بھی بخوبی ظاہر اور واضح ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب آیت خسف القمر وجمع الشمس والقمر آثار قیامت کے متعلق پائی جاتی ہے

اور مہدی معہود کے نشانات صدق۔ اور علاماتِ زمانہ ظہور مہدی سے ہے۔ اور پھر آیت جمع الشمس والقمر کے معاً بعد آئت یقول الانسان یومئذ این المفر ہے۔ جس کی نسبت حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ کہ اس سے وُہ عذاب مُراد ہیں۔ جو چاند اور سُورج کے گرہن کے بعد دُنیا میں ظاہر ہونے والے تھے۔ اور پھر چونکہ یہ خسُوف اور کسوف کا نشان جس کی پیشگوئی خسف القمر وجمع الشمس والقمر کے الفاظ میں حضرت مہدی معہود کے متعلق پیش کی گئی۔ اور اس کا ظہور اور وقوع آخری زمانہ سے تعلق رکھتا تھا۔ جس میں مسیح موعود اور مہدی معہود کی بعثت مقدر تھی۔ اور وُہ زمانہ بعثت مسیح ومہدی کا ایک دُور کی بات تھی۔ اس لیئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

لا تحرک به لسانک لتعجل به کہ چونکہ خسُوف کسوف کا نشان جو آثار قیامت سے قرار دیا گیا ہے۔ وُہ جلدی وقوع میں آنے والا نہیں۔ کہ اس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اول سے تعلق سمجھا جاتا ہو۔ بنا بریں فرمایا۔ کہ اس کے متعلق زبان سے ایسی بات ظاہر کرنا مناسب نہیں۔ کہ یہ نشان جلدی ہی ظاہر ہونے والا ہے بلکہ یہ بعد کی بات ہے۔ جو جلدی سے تعلق نہیں رکھتی۔ ہاں آخری زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانی کا زمانہ ہے چنانچہ اس کے متعلق بطور تنبیہ آگاہ بھی فرما دیا۔ کہ کلا بل تحبون العاجلة وتذرون الاخرة۔ تم لوگ چاہتے ہو۔ کہ قرآن کریم کی سب پیشگوئیاں جلدی سے ہی ہمارے سامنے ہماری زندگی میں ظہور میں آجائیں۔ لیکن وُہ پیشگوئیاں جن کا وقوع اور ظہور پچھلی بعثت سے تعلق رکھتا ہے۔ تم انہیں نظر انداز کرتے ہو۔ ایسا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں کا ایک حصہ جیسے بعثِ اول سے تعلق رکھتا ہے۔ ویسے ہی ایک حصہ بعثِ ثانی سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ سو آیت کلا بل تحبون العاجلة میں عاجلہ سے مراد بعث اول ہے۔ اور آخرت سے بعث ثانی اور خسف القمر بعث اول سے اور جمع الشمس والقمر کا بعثِ ثانی سے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے قصیدہ اعجازیہ میں فرماتے ہیں ؎

له خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان أتنکر

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے چاند کو خسوف ہُوا۔ اور میرے لیئے چاند اور سُورج دونوں کو کیا تو اس سے انکار کرسکتا ہے۔۔ اور کتاب "نزول المسیح" میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت اقتربت الساعة وانشق القمر کی تشریح میں انشقاق قمر کے نشان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خسُوف قمر کا نشان قرار دیا ہے۔ اور ساعة سے عذاب۔ جو اتمام حجت کے بعد کافروں پر نازل ہوتا ہے۔ اور بحکم ما کنا معذبین حتےٰ نبعث رسولا۔ رسولوں کی اتمام حجت کے بعد کافروں پر ضرور ہی عذاب آتا ہے۔ اسی بناء پر سورہ قمر کے شروع میں جس ساعت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس ساعت کی حقیقت پہلے کافروں کی تباہی اور ہلاکت کا ذکر کرنے کے بعد ان لفظوں میں بیان فرمائی ہے۔ اکفارکم خیر من اولئکم ام لکم براءة فی الزبر۔ اور پھر فرمایا بل الساعة موعدهم والساعة ادهی وامر۔ یعنی کفار عرب کی تباہی وُہ ساعت ہے۔ اور انہی معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ انا والساعة کهاتین۔ یعنی مَیں اور ساعت ان دو ملی ہوئی۔ دو انگلیوں کی طرح ہیں۔ یعنی میرا رسُول ہو کر آنا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اب میرے رسُول ہونے کے بعد اتمام حجت سے کفار پر عذاب بھی آنے والا ہے۔ لیکن وہ عذاب جس کی چاند کے خسُوف نے بطور دلالت وحقیقت منتجہ خبر دی تھی کہ کفارِ عرب پر عذاب آئے گا۔ اس لیئے کہ چاند کا تعلق عرب سے ہی تھا۔ لیکن چاند اور سُورج دونوں کا خسُوف اور کسُوف عرب اور عجم کے تمام مخالفت اور کفر و شرارت کرنے والے لوگوں پر عذاب آنے والا تھا۔ اور اس کے لیئے مسیح موعود اور مہدی معہود کی بعثت کا زمانہ مقدر تھا۔ جس میں تمام دُنیا بوجہ سبل وملاقات کے سامانوں کے پیدا ہوجانے سے ایک ملک بلکہ ایک شہر کا حکم رکھتی ہے۔ اور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز بحکم یوم ینادی المناد من مکان قریبا۔ اسرافیل کی قرنا کی طرح تمام دُنیا میں گونج جانے والی تھی ۔۔

پس لا تحرک به لسانک لتعجل به کا تعلق آیاتِ سابقہ سے بیان کردہ مطلب کے لحاظ سے بالکل مربوط معلوم ہوتا ہے اور آیت ان علینا جمعه ۔۔ وبیانه کا فقرہ بھی اپنے ایک طرح کے مفہوم سے بیان کردہ وجہ ارتباط کی تائید کرتا ہے۔ یعنی یہ کہ شمس و قمر کا جمع کیا جانا کس طرح پر وقوع میں آئے۔ اس کا جمع کرنا۔ اور بیان دونوں باتیں ہمارے ذمے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتا دیا گیا۔ کہ سُورج اور چاند کا جمع ہونا رمضان کے مہینے کے اندر بلحاظ نشان خسُوف و کسوف امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق بیان کر دیا گیا۔ جیسا کہ حدیث دارقطنی جس کی تشریح اوپر کر دی گئی ہے۔ اس کے ذریعے جمع اور بیان کا مطلب واضح کر دیا گیا ۔۔

پس یہ بات بالکل حق ہے کہ قرآن کریم کی آیات بسلسلہ مطالب و حقائق اپنے اندر ربط رکھتی ہیں جس کا انکار محض ناواقفی۔ اور لاعلمی کے باعث کیا جاتا ہے چنانچہ لا تحرک به لسانک لتعجل به کا ربط خود اپنی حقیقت اور حکمت کے رو سے ایک واضح حقیقت ہے ۔۔

خاکسار ابوالبرکات غلام رسُول راجیکی

## تلاش گمشُدہ

علی محمد عرف منشی احمدی کا لڑکا فضل احمد عمر دس گیارہ سال کا گندمی رنگ۔ کم عقل۔ جو اپنا مافی الضمیر اچھی طرح ادا نہیں کر سکتا۔ دونوں کان بیچ میں سے چھدے ہوئے۔ ۱۱ مئی سے کہیں چلا گیا ہے۔ اب تک اس کا پتہ نہیں لگا۔ اس کے والدین کی حالت قابل رحم ہے۔ اگر کسی احمدی کو اس لڑکے کا پتہ لگے۔ تو اطلاع دیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر عطا فرمائے گا۔

خاکسار عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ شہر انبالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک
ہر قسم کے آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابلِ اعتماد دوکان ہے (منیجر)

# ویدک لٹریچر میں اشومیدھ یگیہ یعنی گھوڑے کی قربانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اشومیدھ یگیہ یعنی گھوڑے کی قربانی

ویدک لٹریچر میں گھوڑے کی قربانی کا بھی بہت بڑا درجہ ہے بعد دیوتا میں اس کا نام کر تورات یعنی سب یگیوں کا راجہ آتا ہے ایسے ہی کاتیائن شروت سوتر میں لکھا ہے۔

"سب نعمتوں کا طالب راجہ اشومیدھ یگیہ کرے"

(ادھیائے ۲۰ سوترا)

یجر وید ادھیائے ۲۵ منتر ۲۱ تا ۳۵ میں لکھا ہے۔

(ذبح کرتے وقت یا اس کے بعد) گھوڑے کا جو گوشت مکھیوں نے کھایا یا جو گوشت کاٹنے والے کے ہاتھوں کو لگا۔ اور جو اس کے ناخنوں میں گھس گیا۔ اور جو گوشت (کاٹتے وقت) کلہاڑی اور چھری میں لگ گیا وہ بھی سب کا سب دیوتاؤں کو پہونچے۔

گھوڑے کے پیٹ میں سے جو گھاس نکلتا ہے ذبح کرنے والے اسے نکال کر اچھی طرح صاف کرکے پھر اسے پکائیں۔

کیسے کٹے ہوئے گھوڑے آگ سے پکاتے وقت۔ اور سیخوں پر چڑھا کر کباب بناتے وقت جو تیرا رس نکلتا ہے وہ رس بھی زمین پر نہ پڑے۔ اور نہ ہی تنکوں میں پڑے وہ رس بھی انہی دیوتاؤں کا ہو جو گھوڑے کے گوشت کے دلدادہ ہیں۔

### ایک ضروری عرض

اس منتر میں گھوڑے کے گوشت کو دو طرح سے پکانا مجمل طور پر بتایا گیا ہے۔ دیگچی وغیرہ میں اور دوسرے سیخوں پر یعنی کباب بنانا اس بات کو کاتیائن شروت سوتر نے وضاحت سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ سوتر نمبر ۲۷ میں ہے۔ بقیہ گھوڑے کو سیخوں پر چڑھا کر بھونو اور جو گوشت بچے اسے ہنڈیا میں پکاؤ

ماحصل یہ کہ گھوڑے کا گوشت شوربے والا بھی پکاتے تھے۔ اور سیخوں پر کباب بھی بناتے تھے۔

منتر نمبر ۳۵ کا ترجمہ یہ ہے کہ:۔ "جو لوگ اس پکائے ہوئے گوشت کو دیکھتے اور کہتے ہیں کیا خوب پکا ہے۔ اس سے تو خوشبو آتی ہے اب اسے اتار لو۔ اور جو سائل لوگ اس گھوڑے کا گوشت مانگتے ہیں ان سب کی کوشش ہم (قربانی کرنے والوں) کو خوش کرے۔"

یہ چند منتر گھوڑے کی قربانی کے متعلق پیش کئے گئے ہیں۔ مگر چونکہ یہ قربانی ویدک دھرم میں خاص حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے اس کی کچھ اور تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

کاتیائن شروت سوتر (باب اشومیدھ یگیہ) وششٹھ برہمن کانڈ ۱۳ میں لکھا ہے اریہ یگیہ پھاگن (مارچ) میں چاند کی ۸ یا ۹ تاریخ کو شروع کیا جاتا ہے یا گرمی کے موسم میں شروع ہوتا ہے۔ اتوجوں یعنی یگیہ کرانے والے برہمنوں کا انتخاب ہوتا ہے۔ اس کے بعد کچھ چاول پکا کر ان برہمنوں کو کھلاتے ہیں۔ پھر ایک رتوگ کو گائے اور سونا دیا جاتا ہے۔ پھر راجہ کی بیویاں ایک ایک سو لونڈوں کو ساتھ لئے یگیہ کرنے کی جگہ پر راجہ کے پاس آ جاتی ہیں۔ پہلی بیوی مہشی۔ دوسری واواتا تیسری پری ورکتا۔ چوتھی پالاگلی ان کے آنے پر بیجمان شام کا ہون کرکے رات کو یوں سوئے کہ اس کا سر بڑی بیوی کے زانو پر ہو۔ اس کا مونہہ اتر کی طرف ہو۔ برہمچاری کی طرح رات گزارے۔ صبح جب راجہ حوائج ضروریہ سے فارغ ہو جائے تب اگنی ہوتر کرنے کے بعد برہما نام کا رتوگ وبھ گھاس کی رسی سے گھوڑے کو باندھے۔ مگر وہ رسی گئی سے بھگوئی ہوئی ہو۔

## قربانی کا گھوڑا اور اسکی حالت

وہ گھوڑا جس کی قربانی ہو اس کا اگلا حصہ سیاہ اور پچھلا آدھا حصہ سفید ہو۔ اس کی پیشانی پر بھی نشان ہو۔ اور ایک ہزار گائیں اس گھوڑے کی قیمت ہو۔ یعنی ہزار گائیں اس کی قیمت سے خریدی جا سکیں۔ پھر اسے کسی نہ بہنے والے پانی میں لے جا کر نہلائے۔ جب اسے نہلایا جا رہا ہو۔ تب شودر مرد سے ویش عورت میں پیدا کردہ مرد (آیوگو) سے ایک دیسا کتا مروایا جائے۔ جس کی آنکھوں کے اوپر آنکھوں کی سی شکل کے دو نشان ہوں مگر اسے سدھرک نامی درخت کے بنے ہوئے موسل سے مروایا جائے جسے پنجابی میں موہلا کہتے ہیں۔ مارنے کے بعد کتے کی لاش کو بید کی بنی ہوئی چٹائی پر رکھ کر پانی میں اس گھوڑے کے نیچے سے تیراتے ہیں۔ پھر گھوڑے کو پانی سے باہر نکالتے ہیں اور گھوڑے کا جسم خشک ہونے تک ہاں ہوم کرتے ہیں۔ پھر اس گھوڑے کو ایک سو بوڑھے گھوڑوں کے ساتھ اتر اور پورب کے درمیان چھوڑتے ہیں۔ اس کے پیچھے اس کے محافظ چار سو آدمی ہتھیاروں سے مسلح ہوتے ہیں۔ ان چار سو آدمیوں کی تقسیم یوں ہے۔ ایک سو راجاؤں کے بیٹے ایک سو راجپوتوں کے لڑکے ایک سو سوتوں کے لڑکے۔ ایک سو چھتاؤں کے لڑکے۔ ان کا کام یہ ہے کہ اس گھوڑے کو کسی گھوڑی کے پاس نہ جانے دیں اور نہ ہی اسے تالاب میں گھسنے دیں۔ اور یہ چار سو جوان اشومیدھ یگیہ کا طریق نہ جاننے والے برہمن کے گھر سے اپنی خوراک روزانہ لیں اور ایک سال اس طرح گھوم کر واپس آئیں۔ راجہ پیچھے سال بھر ہوم وغیرہ یگیہ کی جگہ پر ہی کرے اور روزانہ اس طریق سے سوئے جو اوپر بیان ہو چکا ہے جب گھوڑا واپس آ جائے تو اکیس بڑے بڑے لکڑی کے کھمبے یگیہ کرنے کی جگہ میں گاڑ دیئے جائیں۔ (کاتیائن شروت سوتر وششٹھ براہمن صفحہ ۶۴۹) اکیس کھمبوں میں سے جو درمیانی کھمبہ ہے۔ اور جس کا نام اگنشٹھ ہے اس میں ۱۷ حیوان باندھے جائیں۔ اور باقی بیس کھمبوں میں سے ہر ایک کے ساتھ سولہ سولہ پھر ذبح کئے جائیں۔ (دیکھو وششٹھ براہمن صفحہ ۶۴۵) جہاں لکھا ہے درمیانی کھمبے میں ۱۷ حیوان باندھنے چاہئیں۔ اور سولہ سولہ جوان باقی سب کھمبوں میں مارنے چاہئیں۔ ان سب کو ایک ہی قسم کی چھریوں سے ذبح کرنے کا حکم نہیں بلکہ خاص گھوڑے کو تو سونے کی بنی ہوئی چھری سے ذبح کرنے کا حکم ہے۔ اور باقی حیوانوں کو لوہے کی چھریوں سے (دیکھو سوتر ۲ اس اشوہ کاتیائن سوتر وششٹھ براہمن صفحہ ۶۴۱) یعنی گھوڑے کو سونے کی چھری سے ذبح کرنا چاہیئے اور باقی سب کو لوہے کی چھریوں سے اس یگیہ میں مارے جانیوالے بعض حیوانوں کے نام یجر وید سنگتا ادھیائے ۲۴ منتر ۱ تا ۲۰ میں آتے ہیں۔ اسکے علاوہ کرشن یجر کی میتر انی شاکھا کے باب اشومیدھ میں بھی آتے ہیں پہلے اور حیوانوں کو مارا جائے۔ اس کے بعد خاص گھوڑے کو اس طرح ذبح کیا جائے۔ کہ پہلے ایک کپڑا زمین پر بچھا کر اس کے اوپر کچھ سونا رکھا جائے۔ اور پھر وہاں اس گھوڑے کو سونے کی چھری سے ذبح کیا جائے۔ اس خاص گھوڑے کو ذبح کرنے کے بعد راجہ کی بڑی رانی اس گھوڑے کے ساتھ سوتی ہے تب براہمن یگیہ کرانے والے گھوڑے اور رانی پر ایک کپڑا اڈال دیتے ہیں۔ آگے جو کچھ لکھا ہے وہ بیان کرنا مناسب نہیں۔ (دیکھو کاتیائن شروت سوتر)

اس یگیہ سے صاف ثابت ہے کہ ویدک لٹریچر میں گوشت خوری اور جانوروں کی قربانی مقابلہ اور مذاہب کے بہت زیادہ ہے

381



Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اندرون ہند

# ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

## موپلوں میں تبلیغ احمدیت

مولوی عبداللہ صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جو ان دنوں اپنے وطن مالابار میں ہیں۔ اور شمالی مالابار کے صدر مقام کالی کٹ میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ ۲۲ تا ۳۰ اپریل آٹھ لیکچر زبان ملیالم دئیے۔ اس ملک میں اردو خال خال آدمی جانتے ہیں۔ عام رواج انگریزی یا ملیالم کا ہے۔ مولانا خدا کے فضل و کرم سے ملیالم کے سکالر ہیں۔ انکی زبان کا بھی حاضرین پر خاص اثر ہوتا ہے۔ لیکچروں کے علاوہ مولوی صاحب جماعت کی تربیت کے لئے الفضل اور دیگر کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اپنے ملک کی زبان میں ترجمہ کر کے سناتے رہتے ہیں۔ چونکہ مولوی صاحب کا علاقہ ملیالم اور تامل دونوں ہے اور سیلون کا جزیرہ بھی اس میں شامل ہے۔ اس لئے مولوی صاحب خط و کتابت کے ذریعہ بھی ہدایات بھجواتے اور سوالات کے جواب دیتے رہتے ہیں اور اچھی کامیابی سے اپنے علاقے میں کام کر رہے ہیں۔ ان مشاغل کے علاوہ مولوی صاحب ملیالم رسالہ "ستیادوتن" کے لئے بھی مضمون لکھتے ہیں۔

## راولپنڈی میں تبلیغ

مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی میں کام کر رہے ہیں۔ آپ نے ۱۷ تا ۳۰ اپریل راولپنڈی کیمل پور۔ کوٹ فتح خاں۔ کینڈہ۔ پنڈ سلطانی ڈومیل کا دورہ کیا۔ اور پانچ معزز لوگوں کو ملاقاتوں کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچایا۔ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ وعدہ ہائے تحریک جدید کو پورا کرنے کے لئے سنایا گیا۔ دعوت عامہ کے متعلق جن لوگوں نے وعدے کئے ہیں۔ ان کی کوششوں کا سلسلہ جاری ہے۔ مولوی صاحب کے دورہ کی نسبت جو رپورٹ موصول ہوئی ہے اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے

راولپنڈی سے کیمل پور گیا۔ مگر مرکز سے دوسرے مبلغ کے نہ پہنچنے کے باعث پروگرام کا التوا کر کے واپس راولپنڈی آ گیا۔ لیکن کوٹ فتح خاں سے سلطان محمد خانصاحب کار میں آ کر لے گئے کیونکہ وہاں ایک مولوی صاحب مباحثہ کے لئے آمادگی کا اظہار کر رہے تھے۔ جونہی میری آمد کی خبر پہنچی۔ مولوی صاحب میدان چھوڑ کر روانہ ہو گئے۔ اور باوجود بار بار بلانے کے واپس نہ آئے۔ مولوی صاحب موصوف نے کوٹ فتح خاں کے وسیع ہال میں ختم نبوت پر دو لیکچر دئیے جن کا سامعین پر خدا کے فضل و کرم سے اچھا اثر ہوا۔ کوٹ فتح خاں سے موضع کینڈہ پہنچے۔ جہاں آپ کی صحت خراب ہو گئی۔ مگر امیر جماعت کیمل پور نے جو اس سفر میں ساتھ تھے۔ تبلیغ کے فرض کو نہایت عمدگی سے ادا کیا۔ کینڈہ سے فارغ ہو کر پنڈ سلطانی پہنچے۔ سردار غلام محمد صاحب چیف آف پنڈ سلطانی کے ہاں قیام کیا۔ ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کے بعد معلوم ہوا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں سرشار بلکہ گداز ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے دلائل کی ضرورت نہیں۔ مجھے ان کے حالات سنائیں۔ مولوی صاحب نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات سنائے وہ چشم پر آب ہو گئے اس کے بعد پنڈ سلطانی سے ڈومیل گئے اور وہاں تین گھنٹہ تک جہاد کی حقیقت ختم نبوت۔ اور مسیح موعود کی علامات پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

## آگرہ میں تبلیغ

مولوی عبدالمالک خانصاحب مبلغ یو۔پی ان دنوں آگرہ میں ہیں۔ انہوں نے ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ماہ اپریل میں شہر سات حصوں میں تقسیم کر کے اہتمام کیا تھا کہ فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ اور جن لوگوں میں وہ سلسلہ کے لئے دلچسپی پیدا کر سکے۔ ان کی تعداد سترہ ہے۔ جن میں ایک ہندو اور دو عیسائی بھی شامل ہیں۔ مولانا نے اچھوتوں میں بھی کچھ کام شروع کر رکھا ہے اور بعض غیر احمدی احباب باہمی گفتگو سے اپنی تسلی کر رہے ہیں۔ صبح کو بعد نماز فجر درس قرآن کریم اور احمدیہ پاکٹ بک سے اعتراضوں کے جوابات بیان کرتے ہیں۔ ان مصروفیتوں کے علاوہ ہر اتوار کو پبلک لیکچر ہوتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ اتوار صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر تقریر کی۔ تحریری تبلیغ کے سلسلہ میں مولوی عبدالمالک خانصاحب نے ایک ٹریکٹ زیر عنوان "عیسائیوں سے چند سوالات" چھپوا کر تقسیم کرایا ہے سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ آگرہ رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ مولوی عبدالمالک خانصاحب کی جد و جہد سے آگرہ میں ایک حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ اور علاوہ غیر احمدیوں کے بعض بہائی بھی جو حشمت اللہ بہائی مبلغ کے زیر اثر تھے احمدیت کی طرف راغب ہیں لٹریچر گرجوں۔ لائبریریوں اور مدرسوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

## پونچھ میں تبلیغ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ نے اہلحدیث کے ساتھ جب سے کامیاب مناظرہ کیا ہے۔ لوگوں میں احمدیت کے متعلق دلچسپی بڑھ گئی ہے۔ اور اب وہ لوگ پھر مناظرہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے ۲ تا ۱۴ اپریل منگناڑ۔ تھانا منڈی راجوری اور دھنوٹیاں کا دورہ کر کے پیغام حق لوگوں تک پہنچایا۔ اور راجوری میں ایک بڑا جلسہ کرنے کی تجویز ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب کی رپورٹ میں ایک افسوسناک خبر یہ ہے کہ دھنوٹے میں ایک احمدی خاندان کو ڈاکوؤں نے زخمی کر دیا۔ کشمیر کے پہاڑوں میں بکروال لوگ جگہ جگہ پہنچ جاتے ہیں۔ مولوی صاحب ان کے ڈیروں میں پہنچ کر تبلیغ کرتے ہیں

## سندھ میں تبلیغ

مولوی محمد مبارک صاحب مبلغ متعینہ باندھی سندھ لکھتے ہیں کہ جناب رئیس محمد مقیم صاحب کے بچوں کو تعلیم کا کام کرایا۔ غیر احمدی بچوں کو قرآن مجید اور نماز کی تعلیم دی گئی انفرادی طور پر تبلیغ کا کام کیا گیا۔ اور سندھی میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ بعض لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ حقیقۃ الوحی اور دعوۃ الامیر کا درس دیا گیا۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اخبار الفضل سے مضمون سنائے گئے۔ غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔ جن پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ حیدرآباد سے باندھی جاتے وقت ریلوے میں ایک مولوی محمد قاسم صاحب سے حیات و ممات حضرت عیسٰے علیہ السلام پر گفتگو ہوئی۔ قرآن مجید سے وفات عیسٰے علیہ السلام کے دلائل دئیے گئے۔ تقریباً ساٹھ کس سے ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی۔ اور مختلف مضمونوں پر آٹھ تقریریں کیں۔

## ٹھیکری والہ میں تبلیغ

موضع ٹھیکری والہ نواح قادیان میں بتاریخ ۱۲ مئی بعد نماز عشاء ایک تبلیغی لیکچر بامداد میجک لنٹرن مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے دیا۔ غیر احمدی مردوں اور عورتوں نے تقریر کو بڑی توجہ سے سنا معلوم ہوا ہے کہ لوگ اچھا اثر لے کر گئے ہیں۔ اور دنیا بھر میں احمدیت کی فتوحات کو پردہ پر دیکھ کر گاؤں کے لوگوں کو احراریوں کے جھوٹ کا یقین ہو گیا ہے۔

## وادی کشمیر میں احمدیت

مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ متعینہ سری نگر ان دنوں مسجد احمدیہ سری نگر کی تعمیر کے لئے فراہمی چندہ کے واسطے دورہ کر رہے ہیں۔ اور یاڑی پورہ رہامہ پاریگام اور اسلام آباد وغیرہ مقامات کا دورہ کرتے ہوئے انفرادی تبلیغ کے علاوہ انہوں نے مسجد کے لئے پچاس روپیہ اپنی جماعت سے چندہ اکٹھا کیا ہے۔ چونکہ کشمیر کی سیاحت کا موسم شروع ہے۔ اس لئے مولوی صاحب اہتمام کر رہے ہیں کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ اور سیاحوں کی تبلیغ کے ذریعہ روحانی دعوت کریں۔ مولوی عبدالواحد صاحب ایڈیٹر اصلاح بھی ہر طرح مدد فرماتے ہیں۔ ان دنوں کشمیر میں مولوی عبداللہ صاحب کا خاندان غیر مبائع خیالات سے تنزل کر کے بہائیت کا واعظ بن رہا ہے

جس کو غالباً ... [illegible] ... (مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

382



# غیر مبایعین کے ایک جلسہ کی حقیقت

۳۰ اپریل کو غیر مبایعین نے موضع سپینہ وڈی میں ایک جلسے کا اعلان کیا۔ مقامی اور اچینی پایاں کے احمدی احباب شریک جلسہ ہوئے۔ پشاور سے ملک سعید احمد صاحب بی۔ اے اور مولوی خلیل الرحمٰن صاحب مولوی فاضل بھی پہنچ گئے تھے۔

غیر مبایعین کی طرف سے یہ اعلان تھا۔ کہ جلسہ کے بعد سوال و جواب کے لئے وقت دیا جائے گا۔ مولوی یار محمد صاحب غیر مبایع نے تقریر کی۔ جس کا مطلب یہ تھا۔ کہ موجودہ زمانہ کے پیروں۔ فقیروں۔ صوفیوں کی پیروی نہ کی جائے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رسّی کو مضبوط پکڑا جائے۔ اسلام کی حالت افسوسناک الفاظ میں بیان کی۔ اور مختلف انجمنوں کا تذکرہ کیا۔ اور بتایا۔ کہ ہمیں مفت میں بدنام کیا جا رہا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج بتایا جاتا ہے۔ آج کل کے علماء۔ گدی نشین ہر ایک کو کافر کہتے ہیں۔ جس طرح انجمن حمایت اسلام لاہور ایک انجمن ہے اسی طرح ہم نے بھی ایک انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور جاری کی ہے اس لئے ہماری امداد کی جائے۔ مرزا صاحب اس انجمن کے بانی تھے۔

خاتم النبیین کے بعد نبوت ختم ہے اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جو اجرائے نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ کافر دجال ہے اور ایسے ہی لوگ جو مرزا صاحب کی طرف نبوت کا دعویٰ منسوب کرتے ہیں۔ وہ افترا کرتے ہیں۔ اور جھوٹ بولتے ہیں۔ جب وقت ختم ہو گیا تو صدر صاحب نے کہا۔ کہ مولوی صاحب کا مضمون بہت اچھا ہے اس لئے میرا خیال ہے۔ کہ انہیں اور وقت دیا جائے۔ اس عرصہ میں ہمارے دونوں بھائیوں ملک سعید احمد صاحب اور خلیل الرحمٰن صاحب نے ایک رقعہ لکھ کر بھیجا۔ کہ مہربانی کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب حقیقۃ الوحی میں سے سوال نمبر ۶ مع جواب پڑھ کر حاضرین کو سنا دیں۔ کیونکہ مقرر صاحب نے بیان کیا تھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے منکر و مکذبین کافر نہیں ہیں۔ اور نہ ہی حضرت صاحب کا دعویٰ نبوت کا ہے لیکن صدر صاحب نے اس رقعہ کو مقرر صاحب تک نہ پہنچنے دیا۔ ازاں بعد ایک اور رقعہ دیا گیا۔ کہ مسئلہ تکفیر اور خاتم النبیین کے متعلق کچھ سوال کرنے کی اجازت دی جائے۔ لیکن صدر صاحب نے اس کو بھی قابل اعتنا نہ سمجھا۔

غرض سوالات کے لئے وقت نہ دیا۔ اس سارے عرصہ میں غیر احمدیوں سے چندہ وصول کرنے کی غرض سے اور ان کو خوش کرنے کی خاطر ایک دفعہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ زبان سے نہ نکالے۔ بلکہ صرف "مرزا صاحب" کے الفاظ سے ذکر کرتے رہے۔ اور اپنی انجمن کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ جہاں اور بہت سی انجمنیں ہیں وہاں یہ بھی ایک انجمن ہے تقریر کے اختتام پر جلسہ کے منتشر ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ ملک سعید احمد صاحب اور مولوی خلیل الرحمٰن صاحب دونوں سٹیج پر گئے۔ اور صدر صاحب سے چند منٹوں کا مطالبہ کیا۔ اور بتایا کہ وہ دور سے آتے ہیں۔ اور واپس جانا ہے اس لئے ابھی کچھ وقت دیا جائے۔ مگر انہوں نے حیلہ جوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ کہ لوگ تو منتشر ہو گئے ہیں۔ مقرر صاحب نے کہا۔ کہ جو سوال کرنا ہے۔ اندر کمرہ میں چل کر کر لیں ہمارے دوستوں نے کہا۔ کہ آپ لوگوں کی تقریریں تو پبلک میں ہوں۔ اور ان کے متعلق جو شبہ ہو اور شبہ بھی ایک آدمی کا نہیں بلکہ ایک کافی تعداد کا۔ وہ کمرے میں چل کر پیش کیا جائے۔ چونکہ وہ کسی طرح بھی سوالات کے لئے وقت دینے پر راضی نہ ہوئے اس لئے مجبوراً واپس آگئے۔

دوسرے دن مولوی خلیل الرحمٰن صاحب مع ایک دوست چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کے گئے۔ اور منتظمین جلسہ سے معلوم کیا۔ کہ اگر آپ ہم لوگوں کو سوالات کرنے کا وقت دیں تو ہم ٹھہریں۔ مگر انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ کہ ہم اپنے جلسہ میں کسی کو سوال کرنے کی اور بولنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اور مقامی دو احمدی بھائیوں نے پبلک کے سامنے اور علیحدگی میں منتظم جلسہ سے کہا۔ کہ جناب والا مہربانی فرما کر چند منٹوں کے لئے ہم کو بھی وقت دیا جائے۔ کہ ہم بھی سورۃ فاتحہ اور احادیث سے اجرائے نبوت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام و مسئلہ تکفیر پر تقریر کریں۔ تاکہ جو غلط اور زہر آلود کلمات استعمال کئے گئے ہیں۔ ان کا ازالہ ہو جائے مگر انہوں نے ان مقامی بھائیوں کو بھی تقریر کرنے کی اجازت نہ دی۔ حاضرین جلسہ میں سے بعض منتظمین نے کہا۔ کہ یہ ہرگز وقت نہ دیں گے۔ اور وقت نہ دینے پر جو اثر احباب پر ہوا۔ وہ ظاہر و باہر تھا۔

(نامہ نگار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## وصایا کی منسوخی کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ بقایا حصہ آمد کی بنا پر منسوخ کی جاتی ہیں۔

۱۔ حبیب احمد صاحب ولد عبدالغفار صاحب سکنہ بریلی۔ یو۔ پی وصیت نمبر ۳۵۲۲

۲۔ بابو محمد عثمان صاحب ولد محمد رمضان قریشی ساکن کرنال حال اسسٹنٹ ایس ڈی۔ او دہلی وصیت نمبر ۳۰۱۷۔

۳۔ عبدالمجید خانصاحب ولد غلام حسین صاحب سکنہ امونہ ضلع بانس بریلی حال قادیان میوہ فروش وصیت نمبر ۱۳۳۲

۴۔ شیخ غلام احمد صاحب ولد شیخ برکت علی صاحب سکنہ زنی چک نمبر $\frac{95}{6.R}$ ضلع منٹگمری وصیت نمبر ۳۲۶۶

(سکرٹری مقبرہ بہشتی)

## زندگی میں حصہ جائداد وصیت کی ادائیگی

مسماۃ صالح بی بی صاحبہ اہلیہ قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی سابق آفیسر تعمیرات قادیان نے حصہ جائداد وصیت کا یکصد روپیہ نقد ادا کر دیا ہے۔ موصیہ کی وصیت ۱/۱۰ حصہ کی تھی۔ مگر موصیہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک ۱۹۳۶ء سے متاثر ہو کر بجائے ۱/۱۰ حصہ وصیت کے ۱/۸ حصہ جائداد وصیت داخل خزانہ کرا دیا ہے۔ وصیت میں صرف ۲۰۰/- روپیہ کی جائداد درج ہے۔ مگر موصیہ نے بعد کی پیدا شدہ جائداد ملا کر حصہ جائداد وصیت اضافہ کر کے نقد ادا کیا ہے۔ موصیہ کا یہ فعل قابل تعریف ہے۔ باقی مستورات بھی اس نیک نمونہ کی تقلید کر کے حصہ جائداد وصیت زندگی میں ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔

(سکرٹری مقبرہ بہشتی)

## سکرٹری صاحب مال داتا

میر امان اللہ صاحب سابق سکرٹری مال جماعت داتا کے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے ان کی جگہ شیخ سلیم اللہ صاحب کو بطور سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔

(ناظر بیت المال)

اہم ملکی حالات اور واقعات

## وزیراعظم بنگال کے خلاف کانگرس پارٹی کا طریق عمل

کلکتہ ۱۵ مئی۔ بنگال میں سرکاری ملازمتوں کے فرقہ وارانہ تناسب کے سوال پر مسٹر چندر بوس لیڈر کانگرس اسمبلی پارٹی نے مولوی فضل الحق وزیراعظم بنگال کو ایک خط لکھا ہے جس میں تحریر کیا ہے۔ کہ میں نے ۱۵ اگست کو سرکاری ملازمتوں کے فرقہ وارانہ تناسب کے پیچیدہ مسئلہ کے تصفیہ کے لئے کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کی مخالفت کی تھی۔ میں ان حالات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جن سے متاثر ہو کر میں نے کانفرنس کی تجویز کی مخالفت کی تھی۔ اس موقعہ پر بنگال اسمبلی میں مسٹر عبدالحفیظ کے ریزولیوشن پر جس میں سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کا تناسب ۶۰ فی صدی مقرر کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ بحث کی جا رہی تھی ہم کانگرس پارٹی والوں کے نزدیک یہ ریزولیوشن غیر معقول اور ناقابل قبول ہے۔ اول تو اس ریزولیوشن کی رو سے فرقہ وارانہ تناسب کا جو معیار مقرر کیا گیا تھا۔ وہ دوسرے فرقوں کے لئے جو تعداد۔ تعلیمی ترقی اور نظم و نسق کے تجربہ کی وجہ سے سرکاری ملازمتوں میں زیادہ تناسب کے مستحق تھے نہایت ناانصافانہ تھا۔ دوسرے یہ کہ اس میں ایک طرفہ فیصلہ کی بنا پر نہایت ۶۰ فیصدی کے ساتھ ایک قطعی حکم لگایا جانا تھا۔ اور آخری بات یہ کہ اس میں سرکاری ملازمتوں کی ضروریات اور فرقہ داری سے قطع نظر ان میں قابل ترین اشخاص کو داخل کرنے کی ضرورت کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ ان وجوہ کی بنا پر ریزولیوشن کے لئے ہماری مخالفت تھی۔ اس کے علاوہ اس بات کو تسلیم کرنا بھی لازمی تھا۔ کہ ملازمتوں کا فرقہ وارانہ تناسب معین کرنے کا سوال نہایت پیچیدہ اور عملی مشکلات سے لبریز تھا۔

اس مسئلہ پر اس حیثیت سے نظر ڈالتے وقت ایک وسیع پس منظر ہمارے پیش نظر تھا۔ ہم کانگرسی کبھی بھی فرقہ وارانہ تناسب کو قبول نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم اس بات کو بھی جان چکے تھے۔ کہ متحدہ ہندوستانی قوم کی تشکیل اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب تک آبادی کا کچھ حصہ صحیح یا غلط طور پر اس امر کا شاکی ہے۔ کہ اس کے راستہ میں مشکلات حائل ہیں۔ چنانچہ ان حالات میں میں نے محسوس کیا۔ کہ ہمیں یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ آیا ہم سرکاری ملازمتوں کے فرقہ وارانہ تناسب کے پیچیدہ مسئلہ کا آپس میں کوئی ایسا تسلی بخش فیصلہ کر سکتے ہیں جس سے مختلف فرقوں کو مطمئن کیا جا سکے اور قومی اتحاد اور سرکاری محکموں کے معیار کی عمدگی کے بنیادی اصول میں بھی فرق نہ پڑے۔

مجھے افسوس ہے۔ کہ میری یہ توقعات پوری نہیں ہوئیں اور نہ ان کے پورا ہونے کے کوئی آثار نظر آتے ہیں۔ مجھے یہ دیکھ کر انتہائی صدمہ پہنچا ہے۔ کہ آپکی حکومت اور پارٹی روز بروز زیادہ فرقہ پرست اور متعصب ہوتی جاتی ہے۔

اس سلسلہ میں آپ نے ذاتی طور پر جو حصہ لیا ہے۔ اس سے مجھے اور بھی زیادہ صدمہ پہنچا ہے۔ یہ ممکن ہے۔ کہ ایک سیاسی پارٹی جو آپ کی پارٹی کی طرح فرقہ وارانہ اصول پر قائم ہوئی ہو ان کے لئے اپنے فرقہ وارانہ نظریہ کے سوائے اور کسی نقطہ نگاہ سے حالات کا جائزہ لینا دشوار ہو۔ لیکن اس پارٹی کے ذمہ وار لیڈروں کا خصوصاً اس حالت میں جب کہ ان کے کندھوں پر ایک بہت بڑے صوبہ کے نظم و نسق اور مختلف فرقوں کے مفاد کی نگرانی کی ذمہ واری ہے۔ یقیناً یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی سیاسی ذمہ واریوں کے پیش نظر ایک وسیع نظریہ پیدا کریں اور اپنے پیرووں کی تنگ نظری دور کرنے کی کوشش کریں۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ میری اس صاف گوئی پر ناراض نہیں ہوں گے۔ کہ آپ میں نہ صرف وہ وسیع نظری جس کی ہم آپ سے توقع رکھنے کا حق رکھتے ہیں سرے سے غائب ہے۔ بلکہ آپ نے کئی مرتبہ اپنی پارٹی کے دوسرے کٹر فرقہ پرستوں سے بھی بازی لے جانے کی کوشش کی ہے۔

## لکھنؤ کے شیعہ سنیوں میں مصالحت کی کوششیں

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ شیعہ سنی ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں کچھ نہ کچھ حل دریافت ہو گیا ہے۔ شیعہ اور سنیوں کے درمیان گو ابھی تک مفاہمت نہیں ہوئی۔ لیکن بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت نے شیعہ لیڈروں کو آگاہ کیا ہے۔ کہ حکومت تمام فرقوں سے انصاف سے کام لے گی اور اگر دونوں فرقوں میں باعزت سمجھوتہ نہ ہوا۔ تو حکومت شیعوں کے فرائض مذہبی کی بجا آوری کے سلسلہ میں ضروری اقدام کرے گی۔ حکومت کی تجاویز سے کئی شیعہ لیڈروں نے اتفاق کر لیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حکومت کی تجاویز آخری ہیں اور شیعوں کو اختیار ہے۔ کہ انہیں منظور کریں یا مسترد کریں اگر انہوں نے منظور کر لیں تو سمجھوتہ کی شرائط کے متعلق ایک بیان شائع کیا جائے گا اور اگر مسترد کر دیں تو حکومت شیعہ ایجی ٹیشن کے بارہ میں اپنے رویہ کی وضاحت کرتے ہوئے اعلان شائع کرے گی۔ اسبات کا امکان ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ جن شیعہ لیڈروں نے حکومت کی تجاویز سے اتفاق کیا ہے۔ وہ مختلف شیعہ طبقوں کو یہ تجاویز منظور کرنے پر آمادہ کر لیں گے۔ ۱۴ مئی کو شیعہ لیڈروں نے مجوزہ سمجھوتہ کے متعلق مختلف طبقوں کی رائے معلوم کرنے کے لئے تبادلہ خیالات کیا اگر شیعوں نے حکومت کو یقین دلایا کہ حکومت کی تجاویز سے تمام شیعوں کو اتفاق ہے۔ اور کہ شیعہ ایجی ٹیشن ترک کر دی جائے گی۔ تو خیال ہے۔ کہ سمجھوتہ کی شرائط جلد شائع ہو جائیں گی۔ شیعہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں تقریباً ۹ ہزار شیعہ جیل میں ہیں۔ بعض قید شدہ شیعہ لیڈروں کو باہمی مذاکرت میں حصہ لینے کے لئے اجازت دے دی گئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## فرقہ وارانہ جذبات بھڑکانے والوں کو سزائے موت ملنی چاہیئے

پٹنہ ۱۴ مئی۔ بہار لیجسلیٹو کونسل کے ڈپٹی پریذیڈنٹ مسٹر نقی امام نے کونسل کے اجلاس میں قانون وانتظام کی بحالی کے لئے گورنمنٹ کے حکم پر بحث کے لئے تحریک التوا پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گورنمنٹ کو ہر حالت میں قانون و انتظام بحال رکھنا چاہیئے اور قیام امن کے لئے ہر ذریعہ استعمال کرنا چاہیئے۔ گیا میں فساد کی وجوہات نہایت افسوسناک ہیں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کیا اس قسم کے عناصر کی بیخ کنی ہونی چاہیئے۔ مصیبت کی ساری جڑ صرف یہ خیال ہے۔ کہ آپ ہندو ہیں اور میں مسلمان فرقہ وارانہ جذبات پیدا کرنے والے ملک کے دشمن ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو سزا دینے میں ذرا تامل نہیں ہونا چاہیئے۔ اس قسم کا کوئی قانون بننا چاہیئے۔ کہ جو شخص فرقہ وارانہ جذبات بھڑکائے اسے سزائے موت دیجائے فرقہ پرست قوم کے قاتل ہیں۔ اور انہیں فرقہ پرستی کے سلسلہ میں سزائے موت ملنی چاہیئے۔

## ہندوستانی فوجوں کے متعلق ضروری امور

شملہ ۱۵ مئی ۲۹ مئی کو سینڈہرسٹ کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔ جو تین ہفتوں تک جاری رہیگا معلوم ہوا ہے۔ کہ اس اجلاس میں انڈین ملٹری اکاڈمی پرنس آف ویلز ملٹری کالج اور ڈیرہ دون سکول کے طلباء کے اخراجات کو کم کرنے پر غور کیا جائے گا۔ برٹش رجمنٹوں کو امپریل اسٹیبلشمنٹ میں تبدیل کرنے سے جو روپیہ بچتا ہے۔ اس پر بھی غور ہوگا۔ مسٹر کالی کار ممبر انڈین سینڈہرسٹ کمیٹی نے نمائندہ یونائیٹڈ پریس سے انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ میری ذاتی رائے میں جو روپیہ اس طرح بچے گا۔ اسے ہندوستانی فوج میں ہندوستانیوں کی تربیت پر صرف کرنا چاہیئے تاکہ ہندوستانیوں کو ذمہ وار عہدوں پر مقرر کیا جا سکے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ ہر ایک ملک کا اپنا ڈیفنس ہوتا ہے۔ اس لئے ہندوستان کا بھی ایک مضبوط ڈیفنس ہونا چاہیئے۔ علاوہ ازیں موجودہ پالیسی جس کی رو سے پنجابیوں اور صوبہ سرحد کے رہنے والوں کو ہی فوج میں لیا جاتا ہے۔ ازحد ناقص ہے۔ فوج میں ہر صوبہ کو نمائندگی حاصل ہونی چاہیئے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

## جرمنی اور اطالیہ کے نئے معاہدہ کی شرائط

پیرس ۱۵ مئی - روما کا ایک اہم مراسلہ فرانس کے ایک اخبار "لی مارتن" کے سنڈے ایڈیشن میں شائع ہوا ہے جس میں ہر ہٹلر کی وہ شرائط درج ہیں - جو انہوں نے جرمنی اور اطالیہ کے درمیان ایک فوجی اور سیاسی معاہدہ کے لئے تجویز کی ہیں - بیان کیا جاتا ہے کہ اس معاہدہ کے فوجی حصہ کا مسودہ ہر ہٹلر نے خود تیار کیا ہے - یہ معاہدہ شروع میں دس سال کے لئے ہو گا - اس کے بعد اس کی پھر تجدید ہو سکے گی - مراسلہ میں فوجی حصہ کے متعلق شرائط حسب ذیل ہیں -

۱ - یورپین جنگ کی صورت میں روما اور برلن فوراً فوجی مشاورت کریں گے (۲) فریقین اپنے مفاد کو ایک دوسرے کے ساتھ بالکل وابستہ سمجھیں گے دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے - کہ کسی جنگ کی صورت میں دونوں ایک محاذ قائم کریں گے - تاکہ اپنے مفاد اور جنگی اہمیت کے مقامات کو فوراً متحد کر سکیں (۳) فریقین صرف معاہدہ یا سمجھوتہ ہو جانے کی صورت میں بیک وقت ہتھیار رکھدیں گے -

سیاسی جزو کے متعلق کہا جاتا ہے - کہ یہ معاہدہ روم برلن محور کے اصول پر مرتب کیا گیا ہے - لیکن جرمنی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے دو ضمنی نکات شامل کئے ہیں - اول ہر فریق دوسرے فریق کے ان دوستانہ تعلقات کا احترام کرے گا جو اس نے کسی تیسرے فریق کے ساتھ معاہدوں کے ذریعہ قائم کر رکھے ہیں - دوم - فریقین کوئی نیا سمجھوتہ نہیں کریں گے یا کسی کے ساتھ نیا معاہدہ نہیں کریں گے جب تک پہلے روم اور برلن کے درمیان صلاح مشورہ نہ ہو جائے -

## شاہ زوغو اور ان کی ملکہ کا بیان

قاہرہ کی اطلاع ہے کہ عربی اخبارات نے شاہ احمد زوغو اور ملکہ کے بیانات نمایاں طور پر شائع کئے ہیں - شاہ احمد زوغو نے اپنے بیان میں کہا ہے - کہ یہ غلط ہے - کہ میں امریکہ میں لیکچرار کی حیثیت سے جا رہا ہوں - میں ڈاکٹر بینس سابق صدر جمہوریہ چیکوسلواکیہ کی تقلید نہیں کرنی چاہتا - اسی طرح ملکہ نے کہا کہ یہ درست ہے کہ امریکہ کی ایک فلم نے مجھے ایک فلم میں کام کرنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ پیش کئے تھے - مگر میں نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا ہے -

عربی اخبارات کا بیان ہے کہ شاہ زوغو کے متعلق یہ تصور کر لینا کہ وہ تہی دست ہیں - غلط ہے - وہ بہت بڑی ذاتی جائداد کے مالک ہیں - چنانچہ حال ہی میں انہوں نے اپنا ذاتی پٹرول فروخت کر کے سوئٹزرلینڈ سے کافی رقم حاصل کی تھی - بیرونی بنکوں میں ان کا کافی روپیہ جمع ہے - خصوصاً برطانیہ کے بنکوں میں - قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ انگلستان یا امریکہ میں سکونت اختیار کریں گے -

## عرب نمائندوں نے برطانوی تجاویز کو ٹھکرا دیا

قاہرہ کی اطلاع ہے - کہ حسن نشأت پاشا سفیر مصر مقیم لندن مسئلہ فلسطین کے متعلق برطانوی تجاویز لے کر قاہرہ پہنچے - تمام عرب نمائندے آپ کے منتظر تھے - چنانچہ اجلاس ہوا اور غور و خوض کے بعد ان تجاویز کو ٹھکرا دیا گیا - برطانیہ کی جدید تجاویز کے متعلق عربی حلقوں میں غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ چاہئے تو یہ تھا کہ برطانیہ نے اتنے غور و خوض کے بعد جو تجاویز پیش کی ہیں وہ مسئلہ فلسطین کا قطعی حل ہوتیں - مگر برطانیہ نے ایسا نہیں کیا - بلکہ پھر ایک مرتبہ ایسی تجاویز پیش کر دی ہیں جو عربوں کے لئے قطعاً ناقابل قبول ہیں - اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی گئی کہ تمام اسلامی ممالک متفقہ طور پر آواز بلند کرتے رہیں کیونکہ اس طرح برطانیہ کو صحیح فیصلہ پر پہنچنے کیلئے مجبور کیا جا سکتا ہے

## مسولینی کی طرف سے پرنس پال کا استقبال

نیپلز ۱۵ مئی - آج شاہ اٹلی، شہزادہ پال آف یوگوسلاویہ، کاؤنٹ چیانو اور یوگوسلاویہ کے وزیر خارجہ نے نیپلز میں ایک بحری مظاہرے کا ملاحظہ کیا جس میں ۱۱۲ دستوں نے نہایت سرگرمی سے حصہ لیا - جب شہزادہ پال نیپلز پہنچے تو مسولینی نے ان کا استقبال کیا - اس کے بعد مظاہرہ ہوا - جس میں نقلی جنگ دکھائی گئی - بلگریڈ کے سیاسی حلقوں کا بیان ہے کہ ابھی تک یوگوسلاویہ آئندہ جنگ کے متعلق فیصلہ نہیں کر سکا - عام لوگ یوگوسلاویہ کے امن شکن طاقتوں سے اتحاد کے سخت خلاف ہیں - اگرچہ ان کے اقتصادی مسائل انہیں اٹلی سے اتحاد پر مجبور کر رہے ہیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## طنجہ پر قبضہ کرنے کیلئے ہسپانیہ کی کوشش

طنجہ کی ۱۵ مئی کی خبر ہے - کہ جرمن ہوائی جہاز گاہے بگاہے تائین کے مقام پر اترتے ہیں اور چند دن ٹھہر کر چلے جاتے ہیں - اسی طرح تیس چالیس ہزار ہسپانوی سپاہی ہسپانوی مراکو میں آ چکے ہیں - ان کی سرگرمیاں طنجہ کے خطہ میں پریشانیوں کا باعث بن رہی ہیں - بارہا سپاہیوں کو طنجہ کے متعلق یہ نعرے لگاتے سنا گیا کہ طنجہ سپین کا علاقہ ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ اگر یورپ میں جنگ چھڑ گئی - تو طنجہ دونوں اطراف کے لئے رسہ کشی کا موجب بن جائے گا - ہسپانوی مراکش کی حدود کی حفاظت کی جا رہی ہے - بظاہر طنجہ کی ہسپانوی سرحد پر ہسپانیہ کی کوئی فوج موجود نہیں ہے اور اس کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوتی کیونکہ طنجہ بالکل محفوظ جگہ پر واقع ہے اور تائین سے موٹر کے صرف تین گھنٹوں کے سفر پر واقع ہے اس لئے اس پر بوقت ضرورت جنگ کے بغیر قبضہ کیا جا سکتا ہے -


## تبلیغ کرنے کا آسان طریقہ

متعصب اور مصروف احمدیت کی طرف توجہ نہیں کرتے مگر دلچسپ کتاب قیمتاً بھی خرید کر پڑھ لیتے ہیں - امتحاناً ہم سے بالکل مفت کتاب قول سدید منگوا کر انکو ہدیۃً دیجئے - یہ اس قدر دلچسپ کتاب ہے کہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر اس کا ہاتھ سے رکھنا مشکل ہو جاتا ہے - تحصیلداک بھی ہم اپنے پاس سے لگا کر آپ کو روانہ کریں گے - پسند آئے تو اس کی قیمت دو روپیہ روانہ کر دینا ورنہ کتاب واپس کر دینا - اس شرط پر تو شاید کوئی تبلیغ سے بالکل ہی غافل اور سست ناکارہ انسان ہی ایسی لاجواب کتاب منگوانے میں سوچ بچار کرے گا - تبلیغ کی تڑپ رکھنے والے آج ہی بلکہ اسی وقت مینیجر رسالہ دستکاری دہلی سے منگوائیں گے -

## نوآبادیات کے متعلق جرمن اور اٹلی کے اراد ے

برلن کی ۱۵ مئی کی خبر ہے۔ کہ ہٹلر نے نوآبادیوں کے متعلق ایک کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اس سے پہلے اخبارات میں نوآبادیوں کی واپسی کے متعلق مضامین نکلنے شروع ہوگئے ہیں۔ جرمن اور اٹلی ان نوآبادیوں کو اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کو واپس لینے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

میونخ میں حال ہی میں نوآبادیوں کے قانون کے متعلق ایک کانفرنس ہوئی اس میں جرمن نمائندہ نے کہا۔ جیساکہ ہر دوسرے پولیٹیکل معاملہ میں جرمن اور اٹلی ایک ہے۔ نوآبادیوں کے بارہ میں بھی ان کی دوستی نہ ٹوٹنے والی ہے۔ اس رائے کو ایک اطالوی نمائندہ نے بھی دہرایا۔ کیپ ٹاؤن کی اطلاع ہے۔ کہ جنوبی افریقہ میں اس کانفرنس سے بڑی تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ کیونکہ اس کے نتائج کا اثر سب سے پہلے افریقہ پر پڑے گا۔

## جاپان کو معاہدہ کی پیشکش

ہانگ کانگ کی ۱۵ مئی کی اطلاع ہے۔ کہ جاپان کا فوجی محکمہ اس بات پر غور کر رہا ہے۔ کہ جرمنی اور اٹلی کی مدد کس طرح کی جائے۔ کیونکہ ہٹلر اور مسولینی نے جاپان کو فوجی معاہدہ کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان اس بات کا مطالبہ کرے گا۔ کہ معاہدہ ہونے کی صورت میں چیکوسلواکیہ سے چھینے ہوئے جنگی سامان کا ایک حصہ جاپان کو بھی دیا جائے۔ کیونکہ اس سال کے آخر میں جاپان کا سامان جنگ ختم ہو جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم ۱

### فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی فتح محمد ولد سندھی بذاتہ و نیز رفیق منجانب محمد بشیر و محمد صادق نابالغان پسران غلام محمد برادرزادگان حقیقی خود ذات ارائیں ساکنان کوٹلہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۷/۳۹ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۰/۵/۳۹ (دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

### فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی پنا سنگھ ولد ٹیک سنگھ ذات سائین سکنہ بوہک کلاں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۸ ۶/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۰/۵/۳۹

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۱

### فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی نور دین ولد غلام محمد و غلام محمد ولد الہ دتا ذات جولاہ سکنہ بھگڑیالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۶ جولائی ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۸ ماہ مئی ۱۹۳۹ء (دستخط) جناب سردار شیو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

دوائی اٹھرا

محافظ جنین **حب اٹھرا رجسٹرڈ**

**استقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کے شاگرد کی دوکان سے**

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے چیچک۔ دردسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور استقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ مخلوق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

فارم ۱

### فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲- ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ امام الدین ولد کالا ذات موچی سکنہ چھانگلہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار نے زیر دفعہ ۹- ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۲ ۶/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۹-۵-۳۹

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور۔

(بورڈ کی مہر)

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**واشنگٹن ۱۵ مئی** - امریکن اخبارات کا بیان ہے کہ یورپ کی صورت حالات میں اگر کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی - تو مسٹر روزولٹ مسولینی اور ہٹلر کو قیام امن کے متعلق ایک اور اپیل کریں گے۔

**ٹوکیو ۱۵ مئی** - جاپانیوں کا دعویٰ ہے - کہ انہوں نے صوبہ ہوپے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے - جہاں گذشتہ ۱۰ دنوں سے انہوں نے حملے شروع کر رکھے تھے - چینیوں کے ۲۹ ڈویژن شمالی جانب بھاگ رہے ہیں اس پسپائی کے پیش نظر خیال کیا جاتا ہے - کہ ان کے ہنکاؤ پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوئی امید نہیں رہی۔

**نئی دہلی ۱۵ مئی** معلوم ہوا ہے حکومت ہند انتظام کر رہی ہے - کہ جنگ کی صورت میں صنعتی اور تجارتی فرموں کے نمائندوں کو جو انگلستان میں مقیم ہیں جہازوں کے ذریعہ ہندوستان لایا جائے - کیونکہ جنگ کے وقت مال کی مانگ پوری کرنے کے لئے ایسے لوگوں کی ہندوستان میں موجودگی سخت ضروری ہے - یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حکومت ہند متعلقہ صنعتی اور تجارتی اداروں سے ایسے لوگوں کی فہرست تیار کر رہی ہے - جن کا ایام جنگ میں ہندوستان لایا جانا ضروری ہے۔

**لاہور ۱۵ مئی** - لاہور کے خاکروبوں نے ایڈمنسٹریٹر صاحب بلدیہ لاہور کو نوٹس دیا ہے - کہ اگر جمعرات تک ضمنی قوانین واپس نہ لئے گئے تو تمام خاکروب شہر میں عام ہڑتال کریں گے نئے ضمنی قوانین میں سے ایک کا مقصد یہ ہے کہ تمام خاکروب بلا اجرت میونسپل رجسٹر میں اپنا نام درج کرائیں - اور دوسرے کا مقصد یہ ہے کہ ہر خاکروب اپنے ساتھ ایک بالٹی رکھے۔

**ماسکو ۱۵ مئی** - حکومت برطانیہ نے اپنے سفیر کی معرفت حکومت روس کو جو تجویزیں پیش کی ہیں ان کا جواب کل رات برطانوی سفیر متعینہ ماسکو کے حوالے کر دیا گیا جو لنڈن بھیج دیا گیا ہے

**جبل الطارق ۱۵ مئی** - ہسپانیہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ میڈرڈ کے ارد گرد جرمن اور اطالوی رضاکار بکثرت جمع ہو رہے ہیں - میڈرڈ میں فتح کی پریڈ ۱۹ مئی کو ہوگی - جب کہ جنرل فرینکو فتح کی سلامی لیں گے - اور ۲۲ مئی کو جرمن اور اطالوی رضاکار واپس روانہ ہو جائیں گے۔

**لنڈن ۱۵ مئی** - کارڈف میں تقریر کرتے ہوئے وزیر سپلائی ڈاکٹر برگن نے اعلان کیا - کہ برطانیہ کا ڈیفنس مکمل ہو گیا ہے - وزیر پرواز نے بھی ہوائی جہازوں کی تیاری کے متعلق اطمینان کا اظہار کیا۔

**پٹیالہ ۱۴ مئی** - چار بجے صبح اچانک ایک حادثہ کی وجہ سے محکمہ اکوٹنٹ جنرل کے دفتر کے ایک حصہ میں آگ لگ گئی - جس نے آناً فاناً نہایت خطرناک صورت اختیار کر لی - ایک گھنٹہ کی شدید جد و جہد کے بعد آگ کو فرو کیا گیا - پی - ڈبلیو - ڈی کا تمام ریکارڈ اور محکمہ پی - ڈبلیو ڈی کے ملازمین کی سروس بکیں اور تمام فرنیچر اور کمرہ کا لکڑی کا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔

**لکھنؤ ۱۵ مئی** - پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے اخبارات کے نام ایک بیان شائع کیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ کانگرس پریذیڈنٹ نے ۲۰ مئی کو آل انڈیا پرزنرز ڈے مقرر کیا ہے مجھے یقین ہے کہ اس روز تمام ہندوستان میں جلسے اور جلوسوں کے ذریعہ ان پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا جائے گا - جو ابھی تک جیلوں میں ہیں۔

**لکھنؤ ۱۵ مئی** - آج یو - پی اسمبلی میں سوالات کے وقت پارلیمنٹری سکرٹری نے ایک سوال کے جواب میں ہاؤس کو مطلع کیا - کہ بعض شیعہ قیدیوں نے مذہبی وجوہ کی بناء پر غیر مسلموں کے ہاتھ کی بنی ہوئی خوراک کھانے سے انکار کر دیا تھا - ان کے مطالبات نامنظور ہونے پر بعض قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی - آپ نے مزید کہا کہ جب انہوں نے پکی ہوئی خوراک کھانے سے انکار کیا - تو انہیں ستو دیئے گئے - ایک اور سوال کے جواب کے دوران میں کہا - کہ جیل میں کھانا پکانے کا کام خاص ذات کے آدمیوں کے لئے ہے اس لئے مسلمان کو ملازم نہیں رکھا گیا جیل ڈیپارٹمنٹ کے انچارج مسٹر رفیع احمد قدوائی نے کہا کہ جب تک صوبہ میں چھوت چھات موجود ہے - انہیں اس قاعدہ کو قائم رکھنا پڑے گا - جس کی رو سے مسلمان باورچی ملازم نہیں رکھا جاتا - سپیشل جیلوں میں جو خاص طور پر شیعوں کے لئے بنائے گئے ہیں - مسلمان باورچی رکھے گئے ہیں - جن دوسرے جیلوں میں کھانے کے متعلق اس قسم کی شکایات پیدا ہوئیں - ان کے قیدیوں کو دوسری جیلوں میں منتقل کر دیا گیا - اس وقت تک ۸۰۰۰ قیدی جیلوں میں ہیں جن میں سے صرف چند سو نے خوراک کھانے سے انکار کیا تھا۔

**حیدر آباد ۱۵ مئی** - ایک اطلاع مظہر ہے کہ اورنگ آباد جیل میں ۲۰۰ قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

**لنڈن ۱۵ مئی** - ایک اطلاع مظہر ہے کہ رومانیہ کی مسلح پولیس اور بلغاریہ کے ایک دستہ میں تصادم سے بلغاریہ کے ۳۴ سپاہی ہلاک ہو گئے حکومت رومانیہ کا بیان ہے کہ بلغاریہ کے سپاہیوں نے سرحد میں داخل ہو کر رومانیہ کے سپاہیوں پر حملہ بول دیا جس پر مسلح پولیس نے بھی گولیاں چلا دیں

**لنڈن ۱۵ مئی** - سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ جنگ کے خطرات کافی حد تک کم ہو گئے ہیں۔ ہٹلر عنقریب جرمنی کے مغرب میں حصار بندی کا معائنہ کرے گا اٹلی اور فرانس میں کشیدگی بہت کم ہو گئی ہے - لنڈن کے اکثر سفارت خانوں میں اینگلو ٹرکش معاہدہ کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ جلد ہی فرانس اور ترکی میں بھی ایک ایسا معاہدہ طے پا جائے گا۔

**لنڈن ۱۵ مئی** - معلوم ہوا ہے سوویٹ وزیر اعظم نے برطانوی سفیر کو جو نوٹ بھیجا ہے - اس میں اس بات پر اصرار کیا گیا ہے - کہ بلقان بحیرہ بالٹک اور مشرقی یورپ کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے تحفظ کے لئے روس - فرانس اور برطانیہ باہمی معاہدہ کریں - اگر برطانیہ نے اس تجویز کو منظور کیا - تو سوویٹ وزیر اعظم لیگ کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے جنیوا آئیں گے

**لدھیانہ ۱۴ مئی** - کل تین مقامات پر مسلم لیگ کے وفد کے جلوس کے وقت تصادم ہو گیا - معلوم ہوا ہے کہ پولیس نے ۱۴ احراریوں سے ضمانتیں طلب کی ہیں۔

**امرتسر ۱۵ مئی** - گندم ہاڑ ۲ روپے ۹ آنے سے ۲ روپے ۸ آنے ۱۱ پائی تک - نخود ۳ روپے ۵ آنے ۵ پائی سے ۳ روپے ۵ آنے ۱۰ پائی تک

**جبرالٹر ۱۵ مئی** - بیعہ کے قریب ہسپانوی سپاہی جبرالٹر کی سرحد سے نصف میل کے فاصلہ پر غیر جانبدار خطہ میں خندقیں کھودنے میں مصروف ہیں - جس سے جبرالٹر پر حملہ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔

**کلکتہ ۱۵ مئی** معلوم ہوا ہے کانگرس کے انتہا پسند لیڈروں اور سرکردہ کارکنوں کی ایک کانفرنس عنقریب بلائی جائے گی جس میں اس بات پر غور کیا جائیگا - کہ جملہ انتہا پسند عناصر کو کس طرح جمع کیا جا سکتا ہے۔

**برلن ۱۵ مئی** - ہٹلر سے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ جنرل فرینکو کو اشتباہ کی نگاہوں سے دیکھتا ہے اور اس کا ارادہ ہے اگر جنرل فرینکو نے کسی وقت جرمنی کی کسی بات کو ماننے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی